آٹھواں دن

صفحہ نمبر	موضوع	نمبر شمار

آیات:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریب قریب آکر درس کی تعظیم کی نیّت سے ہوسکے تو دوزانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جسطرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاھیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ فیضانِ سُنَّت کا دَرس سنئے کہ لاپرواھی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونیکا اندیشہ ہے۔

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِہٖٓ اَنْفُسَھُمْ اَنْ یَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ج

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ۝

ترجمۂ کنزالایمان: کس برے مولوں انہوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللّٰہ کے اتارے سے منکر ہوں اس کی جلن سے کہ اللّٰہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے وحی اتارے تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: انہوں نے اپنی جانوں کا کتنا برا سودا کیا کہ اللّٰہ نے جو نازل فرمایا ہے اس کا انکار کر رہے ہیں اس حسد کی وجہ سے کہ اللّٰہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تو یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہوگئے اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

}بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ: انہوں نے اپنی جانوں کا کتنا برا سودا کیا۔{ یہودیوں نے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے کی بجائے کفر اختیار کیا اور ایمان کی جگہ کفر خریدنا خسارے کا سودا ہے۔ اسی سے ہر آدمی نصیحت حاصل کرے کہ ایمان کی جگہ کفر، نیکیوں کی جگہ گناہ، اطاعت کی جگہ نافرمانی، رضائے الٰہی کی جگہ اللّٰہ تعالیٰ کے غضب کا سودا بہت خسارے کا سودا ہے۔

{بَغْیًا: حسد کی وجہ سے۔} یہودیوں کی خواہش تھی ختمِ نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ وہ اس منصب سے محروم رہے اور بنی اسماعیل کو یہ منصب مل گیا تو وہ حسد کی وجہ سے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان پر نازل ہونے والی اللّٰہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کے منکر ہوگئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ منصب و مرتبے کی طلب انسان کے دل میں حسد پیدا ہونے کا ایک سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حسد ایسا خبیث مرض ہے جو انسان کو کفر تک بھی لے جا سکتا ہے۔

حسد ایمان کے لئے تباہ کن ہے:

حسد کی تعریف یہ ہے کہ کسی مسلمان بھائی کو ملنے والی نعمت چھن جانے کی آرزو کی جائے، اور ایسی آرزو کی برائی محتاج بیان نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "آدمی کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوتے۔ (سنن نسائی، کتاب الجہاد، فضل من عمل فی سبیل اللّٰہ۔۔۔ الخ، ص۵۰۵، الحدیث: ۳۶۱۰)

حضرت معاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "حسد ایمان کو اس طرح تباہ کر دیتا ہے جیسے صَبِر (یعنی ایک درخت کا انتہائی کڑوا نچوڑ) شہد کو تباہ کر دیتا ہے۔ جامع صغیر، حرف الحائ، ص۲۳۲، الحدیث: ۳۸۱۹)

یاد رہے کہ حسد حرام ہے اور اس باطنی مرض کے بارے میں علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی مشہور کتاب "احیاء العلوم" کی تیسری جلد میں موجود حسد سے متعلق بیان مطالعہ فرمائیں۔

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ: تو یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہوگئے۔} حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہودی تورات کو ضائع کرنے اور اس کے احکامات کو تبدیل کرنے کی وجہ سے پہلے غضب کے مستحق ہوئے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے دوسرے غضب کے حقدار ٹھہرے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور انجیل کا انکار کرنے کی وجہ سے یہودی پہلے غضب کے مستحق ہوئے

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کا انکار کرکے دوسرے غضب مستحق ہوگئے۔ (خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۹۰، ۶۹/۱)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا

مَعَهُمْ ط قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے کہ اللّٰہ کے اتارے پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اترا اس پر ایمان لاتے ہیں اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق فرماتا ہوا تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب ان سے کہا جائے کہ اس پر ایمان لاؤ جو اللّٰہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا اور وہ تورات کے علاوہ دیگر کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ (قرآن) بھی حق ہے ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اے محبوب! تم فرمادو کہ (اے یہودیو!) اگر تم ایمان والے تھے تو پھر پہلے تم اللّٰہ کے نبیوں کو کیوں شہید کرتے تھے؟۔

[وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ: اور جب ان سے کہا جائے۔] اس آیت میں یہودیوں کا ایک اور قبیح فعل بیان کیا جارہا ہے کہ جب ان سے کہا جائے کہ اللّٰہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں پر ایمان لاؤ تو اس کے جواب میں وہ کہتے ہیں: ہم صرف تورات پر ایمان لائیں گے جو کہ ہم پر نازل ہوئی ہے۔ اِس سے ان کا مقصد دیگر آسمانی کتابوں اور قرآن مجید کا انکار کرنا تھا چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن بھی حق ہے اور یہ ان یہودیوں کے پاس موجود تورات کی تصدیق کرنے والا ہے اور جب تورات میں حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کے بارے میں خبریں موجود ہیں اور تم تورات پر ایمان لانے کے دعویدار ہو تو پھر محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت اوران پر نازل کی گئی کتاب قرآن مجید کا انکار کیوں کرتے ہو اور اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان یہودیوں سے فرمائیں کہ اگر تم تورات پر ایمان لانے کے اتنے ہی بڑے دعویدار ہو تو یہ بتاؤ کہ پہلے تم انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو کیوں شہید کرتے تھے حالانکہ تورات میں تو انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو شہید کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۹۱، ۱/۶۰۲-۶۰۴، خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۹۱، ۱/۶۹-۷۰، ملتقطاً)

آیت ” وَاِذَاقِیۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا“ سے معلوم ہونے والے احکام :

(1)... اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام آسمانی کتابوں پر اور حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانوں پر ایمان لانا ضروری ہے اور ان میں سے ایک کا بھی انکار کفر ہے، یونہی تمام انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام پر ایمان لانا ضروری ہے اور اِن میں سے ایک کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔

...(2) انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی تعظیم ایمان کا رکنِ اعلیٰ ہے اور ان کی توہین کرنا کفر ہے۔

...(3) اللّٰہ تعالیٰ کے نبی عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کو شہید کرنا کفر ہے۔

...(4) کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے کیونکہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے کے بنی اسرائیل نے انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کو شہید نہ کیا تھا مگر چونکہ وہ قاتلوں کی اِس حرکت سے راضی تھے اور ان کو اپنا بڑا مانتے تھے اور انہیں عظمت سے یاد کرتے تھے اس لئے انہیں بھی قاتلوں میں شامل کیا گیا۔ آج کل بھی اگر کوئی بذاتِ خود گستاخی نہ بھی کرے لیکن گستاخوں کو اچھا سمجھے، انہیں اپنا بڑا مانے تو وہ انہیں میں شامل ہے اور وہ بھی گستاخ ہی ہے۔ حضرت عُرس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا” جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے مگر اسے برا جانتا ہے، وہ اس کی مثل ہے جو وہاں نہیں ہے اور جو وہاں نہیں ہے مگر اس پر راضی ہے، وہ اس کی مثل ہے جو وہاں حاضر ہے۔ (ابو داود، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی، ۱۶۶/۴، الحدیث: ۴۳۴۵)

وَلَقَدۡ جَآءَکُمۡ مُّوۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر تشریف لایا پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنالیا اور تم ظالم تھے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور بیشک تمہارے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے پھر تم نے اس کے

بعد بچھڑے کو معبود بنالیا اور تم ظالم تھے۔

{اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ : بچھڑے کو معبود بنالیا۔} اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کے پاس روشن معجزات لے کر تشریف لائے اور جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کوہِ طور پر تشریف لے گئے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد بنی اسرائیل نے سامری کے بہکانے سے گائے کو معبود بنالیا اور گائے کی پوجا کر کے انہوں نے کفر کیا۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی روشن نشانیاں دیکھ کر بنی اسرائیل بچھڑے کی پوجا میں مبتلاء ہو گئے تو ان یہودیوں کا سید المُرسَلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کفر کرنا ان کے لئے کونسی بڑی بات ہے؟(جلالین مع جمل، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۹۲، ۱/۱۱۸، ملتقطاً) اس آیت سے معلوم ہوا کہ گائے کی عبادت قدیم عرصے سے چلتی آرہی ہے۔ مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کا حکم ہے، اس کی تعظیم کی اجازت نہیں کہ اس میں کافروں سے مشابہت ہے اور کافروں سے مشابہت ممنوع ہے۔ نیز یاد رہے کہ اس سے پہلے آیت نمبر 51 میں اس واقعے کا اجمالی ذکر گزر چکا ہے اور یہاں دوبارہ اجمالی طور پر اس لئے ذکر کیا گیا تاکہ یہودیوں پر قائم کی گئی حجت موکد ہو جائے۔ سورہ طٰہٰ کی آیت 85 تا 98 میں یہ واقعہ تفصیل سے مذکور ہے۔

نیکی کی دعوت

جنت وجہنَّم کے درمیان گھاٹی ہے

نبی ابنِ نبی حضرتِ سَیِّدُنا یحیٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک مرتبہ کہیں کھو گئے۔آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے والدِ محترم حضرتِ سَیِّدُنا زَکَرِیّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تین دن تک تلاشتے رہے،آخر کار ایک مقام پر اس حال میں نظر آئے کہ ایک کُھدی ہوئی قَبر میں کھڑے رو رہے ہیں۔فرمایا:اے میرے لال!میں تین دن سے ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں قبر میں کھڑے آنسو بہارہے ہو؟ عرض کی: باباجان!کیاآپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مجھے نہیں بتایا تھاکہ جنّت اور دوزخ کے درمیان ایک گھاٹی ہے جسے وُہی طے کر سکتاہے جو بہُت رونے والا ہو، تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میرے بیٹے! رؤو(رَو۔اَو)اور یہ فرما کر خود بھی ان کے ساتھ مل کر رونے لگے۔(شُعَبُ الْاِیمان ج۱ص۴۹۳حدیث ۸۰۹)

سرفراز اور سُرخرو مولیٰ
مجھ کو توروزِآخرت فرما

(وسائلِ بخشش ص۱۱۲)

آنسو کے ہر قطرے سے ایک فِرشتے کی پیدائش

سلطانِ انبیائے کرام،شاہِ خیرُالْاَنام عزوجل کافرمانِ عالی شان ہے:اللہ عزوجل کے کچھ فِرشتے ایسے ہیں جن کے پہلو اُس(عزوجل)کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں،اُن کی آنکھ سے گرنے والے ہر آنسو کے قطرے سے ایک فِرِشتہ پیدا ہوتا ہے،جو کھڑے ہو کر اپنے رب عزوجل کی پاکی بیان کرنا شُروع کر دیتا ہے۔(شُعَبُ الْاِیمان ج۱ص۵۲۱حدیث ۹۱۴)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

رونے والا ہرگز جہنَّم میں داخِل نہیں ہوگا

رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "خوفِ خدا سے رونے والا ہرگز جہنّم میں داخِل نہیں ہوگا حتّٰی کہ دودھ تھن میں واپَس آجائے۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج۱ص۴۹۰ حدیث ۸۰۰) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جیسے دوہے ہوئے دودھ کا تھن میں واپَس ہونا ناممکن ہے ایسے ہی اس شخص کا دوزخ میں جانا ناممکن ہے۔ جیسے ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ (پ۸ الاعراف ۴۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: جب تک سُوئی کے ناکے اونٹ نہ داخل ہو۔

خوفِ خدا میں رونے کے بڑے فضائل ہیں اللہ تعالیٰ نصیب فرمادے۔ (مراٰۃ ج۵ ص۴۳۶)

قلبِ مُضطَر کی لاج رکھ مولیٰ
یہ صدا میری چشمِ نَم کی ہے

خوفِ خدا سے رونے والا بخش دیا جائے گا

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار شَہَنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ خوشگوار ہے: جو شخص اللہ عزوجل کے خوف سے روئے، اللہ عزوجل اس کی بخشش فرمادے گا۔ (ابنِ عدی ج۵ ص۳۹۶)

سَوزِشِ سینہ و جگر دے دے — آرزو مجھ کو چشمِ نَم کی ہے

اگر آپ نَجات چاہتے ہیں تو۔۔۔

حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! نَجات کیا ہے؟ فرمایا: (1) اپنی زَبان کو روک رکھو (یعنی اپنی زَبان وہاں کھولو جہاں فائدہ ہو، نقصان نہ ہو) اور (2) تمہارا گھر تمہیں کِفایت کرے (یعنی بِلاضَرورت گھر سے نہ نکلو) اور (3) گناہوں پر رَونا اختیار کرو۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج۴ص۱۸۲حدیث ۲۴۱۴)

لائِقِ نار ہیں مِرے اعمال   التِجا یا خدا کرم کی ہے

(وسائلِ بخشش ص۱۲۵)

مُوسلادھار بارِش شُروع ہوگئی

خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں رونا مقدَّر والوں کا حصّہ ہے، رونے کی سعادت پانے کے لئے رونے والوں کی صُحبت نہایت مفید ہوتی ہے۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آپ کو بکثرت رونے والے ملیں گے۔ آپ بھی عاشقانِ رسول کی صُحبت اختِیار کیجئے ان کے ساتھ مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بنئے، اگر رونا نہیں آتا تھا تو آپ کو بھی ان شاء اللہ عزوجل رونا آجائے گا۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ سنّتوں کی تربیّت کا ایک مَدَنی قافلہ 12 دن کے لئے بابُ الاسلام سندھ کے ضِلَع " تھرپارکر" کے ایک گاؤں اسمٰعیل کی ڈھانی پہنچا۔ یہ عَلاقہ کئی سالوں سے بَرسات کی بَرَکات سے محروم تھا، اور اِس سبب سے لوگ بَہُت پریشان تھے۔ نَماز کے بعد لوگوں نے مَدَنی قافِلے والوں سے بارِش کی دُعا کے لئے کہا، عاشِقانِ رسول نے ہاتھ اُٹھادیئے، سارے نَمازی بھی دُعا میں شامل تھے، ابھی دُعا جاری تھی کہ ایکدم کالے کالے بادَل اُمنڈ آئے، رَحمت کی گھنگھور گھٹا چھا گئی اور دیکھتے ہی

دیکھتے موسلا دھار بارِش شُروع ہو گئی جب کہ کچھ دیر قبل مَطلَع بِالکل صاف تھا اور سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ سارے گاؤں میں مَدَنی قافِلے کی اِس بَرَکت کی دھوم مچ گئی۔ وہاں کے عُلَماء وائِمّہ کِرام نے اِس برسنے والی بارش کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے والے عاشقانِ رسول کی دعا کا ثَمَر (یعنی نتیجہ) قرار دیا۔

خوب ہوں بارِشیں، دور ہوں خارِشیں	قَحط کے دن ٹلیں، قافلے میں چلو
برسے برسات جب، باغ و گلزار سب	لہلہانے لگیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

برسات کے پانی سے بیماریوں کا علاج

سُبحٰن اللہ ! مَدَنی قافِلے کی بھی کیا خوب بَرَکتیں ہیں ! واقعی بارِش بھی اللہ عزوجل کی نعمت ہے، قراٰنِ پاک پارہ 26 سورۂ قٓ آیت 9 میں بارش کو ''مَآءً مُّبٰرَكًا'' ترجَمۂ کنزالایمان: ''برکت والا پانی'' کہا گیا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 40 صَفحات پر مشتمل کتاب، '' راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل' 'صَفحَہ 30 پر ہے: حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی نے ایک بار فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص شِفا چاہے تو قراٰنِ عظیم کی کوئی آیت رِکابی میں لکھے اور بارش کے پانی سے دھوئے اور اپنی عورَت سے اُس کے مَہر میں سے ایک دِرہم اُس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پیئے کہ بیشک شِفا ہے۔ (اَلْمَواہِبُ اللَّدُنِّیَّۃ ج ۳ ص ۴۸، فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۱۵۵) ایک طبیب کا کہنا ہے: میں نے کئی مریضوں کو مختلف اَمراض میں شہد اور بارش کا پانی دیا ہے اسے دیگر نسخوں سے بڑھ کر نَفع بخش پایا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفِ خدا سے رونا سنّت ہے

حضرتِ سَیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازِل ہوئی:

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ (پ۲۷، النجم ۵۹، ۶۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیا اس بات سے تم تعجُّب کرتے ہو، اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔

تو اَصحابِ صُفَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس قَدر رَوئے کہ ان کے مبارَک رُخسار (یعنی پاکیزہ گال) آنسوؤں سے تَر ہو گئے۔ انہیں روتا دیکھ کر رَحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم بھی رونے لگے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بہتے ہوئے آنسو دیکھ کر وہ صاحِبان اور بھی زیادہ رونے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جہنّم میں داخِل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رَویا ہو۔ (شُعَبُ الایمان ج ۱ ص ۴۸۹ حدیث ۷۹۸)

اللہ! کیا جہنَّم اب بھی نہ سرد ہوگا؟
رو رو کے مصطفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں

شرح کلامِ رضاؔ: اِس شِعر میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن خدائے غفّار کے دربارِ گہر بار میں عرض گزار ہیں: یا اللہ عزوجل! کیا جہنَّم کی آگ غلامانِ مصطفٰے کے حق میں اب بھی سرد نہ ہوگی! میرے پیارے پیارے پَروَردگار! تیرے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اپنی اُمّت کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے ہوئے اتنا روئے

ہیں اِتنا روئے ہیں گویا رو رو کر دریا بہا دیئے ہیں۔

خدائے غفّار بخش دے اب تو لاج محبوب رکھ ہی لے اب
ہمارا غمخوار فکرِ اُمّت میں دیکھ آنسو بہا رہا ہے

(وسائلِ بخشش ص ۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حرص ولالچ

حرص

حرص کی تعریف:

”خواہشات کی زیادتی کے اِرادے کا نام حرص ہے اور بُری حرص یہ ہے کہ اپنا حصہ حاصل کر لینے کے باوجود دوسرے کے حصے کی لالچ رکھے۔ یا کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حرص، اور حرص رکھنے والے کو حریص کہتے ہیں۔“

حرص کا حکم: ”حِرْص کا تعلق جن کاموں سے ہوتا ہے ان میں سے کچھ کام باعثِ ثواب ہوتے ہیں اور کچھ باعثِ عذاب جبکہ کچھ کام محض مُباح (یعنی جائز) ہوتے ہیں یعنی ایسے کاموں کے کرنے پر کوئی ثواب ملتا ہے اور نہ ہی چھوڑنے پر کوئی عِتاب ہوتا ہے لیکن یہی مُباح (یعنی جائز) کام اگر کوئی اچھی نیت سے کرے تو وہ ثواب کا مستحق اور اگر بُرے اِرادے سے کرے تو عذابِ نار کا حقدار ہو جاتا ہے (”حرص“ صفحہ ۱۳)

ہر حرص بری نہیں ہوتی:

ہر حِرْص بُری نہیں ہوتی بلکہ حِرْص کی اچھائی یا بُرائی کا اِنحصار اُس شے پر ہے جس کی حِرْص کی جارہی ہے، لہٰذا اچھی چیز کی حِرْص اچھی اور بُری کی حِرْص بُری ہوتی ہے

حرص مباح(جائز)کب حرص محمود(اچھی) بنے گی اور کب مذموم(بری)؟

اگر کوئی مُباح کام اچھی نیّت سے کیا جائے تو اچّھا ہو جائے گا 'لٰہذا اِس کی حِرْص بھی محمود ہوگی اور اگروہی کام بُری نیّت سے کیا جائے تو بُرا ہو جائے گا اور اس کی حِرْص بھی مذموم ہوگی اور کچھ بھی نیّت نہ ہو تو وہ کام اور اس کی حِرْص مُباح رہے گی۔

گناہوں کی حرص سے بچنے کے تین علاج:

(1)...گناہوں کی پہچان کیجئے۔

(2) ...گناہوں کے نقصانات پر غور کیجئے

(3) ...بُرے خاتمے سے بے خوف نہ ہو۔

تلفظات+اصطلاحات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

{تلفظات}

نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ
1	پَرْوَرْدِگَارْ	پَرْوَرْدْگَار	5	سَوَالْ	سُوَالْ	9	دَوْمْ	دُوُمْ
2	تَذْکَرَہْ	تَذْکِرَہْ	6	مَتِّیْ	مِتِّیْ	10	سَوْمْ	سِوُمْ
3	وَضُوْ	وُضُوْ	7	تِحْرِیْک	تَحْرِیْک	11	جِسَمْ	جِسْمْ
4	نَزُوْلْ	نُزُوْلْ	8	ضَرَب	ضَرْب	12	قَیَامَتْ	قِیَامَتْ

{اصطلاحات}

نمبر شمار	اس کے بجائے	یہ کہئے	نمبر شمار	اس کے بجائے	یہ کہئے
1	کراچی	باب المدینہ	4	ملتان	مدینۃ الاولیاء

2	سرگودھا	گلزارِطیبہ	5	لاڑکانہ	فاروق نگر
3	مانسہرہ	مَدَنی سہرا	6	لاہور	مرکزالاولیاء

{مَدَنی انعامات}

مَدَنی انعام نمبر50:مدنی حلیہ اپنایا؟

مَدَنی انعام نمبر51:ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت رہی؟

مَدَنی انعام نمبر52:ہفتہ وار اجتماع میں نئے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کی؟

مَدَنی انعام نمبر53:ہفتے میں کم از کم ایک بار مریض یا دکھیارے کی عیادت کی؟

مَدَنی انعام نمبر54:علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی؟

مَدَنی انعام نمبر55:ہفتے میں کم از کم ایک کومَدَنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟

مَدَنی انعام نمبر56:ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے میں شریک ہوئے؟

سنتیں اور آداب

مَدَنِیَّۃٌ مَدَنِیَّۃٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن " کے ستّرہ حُرُوف کی نسبت سے چھینکنے کے آداب کے 17 مَدَنی پھول

دو فرامین مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بُخارِی ج ۴ ص ۱۶۳ حدیث ۶۲۲۳)

(2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ۱۲ ص ۲۵۸ حدیث ۱۲۲۸۴)

(3) چھینک کے وَقت سر جھکائیے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۴)

(4) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے (5) سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً "یَرْحَمُكَ الله" (یعنی اللہ عزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۹) (6) جواب سن کر چھینکنے والا کہے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ " (یعنی اللہ عزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: " یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ " (یعنی اللہ عزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶)

(7) جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مراٰۃُ المناجیح ج۶ ص۳۹۶)

(8) حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الکَرِیم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتَلا نہیں ہوگا۔ (مِرقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص۴۹۹ تحت الحدیث ۴۷۳۹)

(9) چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۸۴)

(10) چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ (عالَمگیری ج۵ ص۳۲۶)

(11) جواب اس صورت میں واجب ہوگا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ۱۶ ص۱۲۰)

(12) خطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے۔ (فتاوٰی قاضی خان ج۲ ص۳۷۷)

(13) کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہوگا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۸۴)

(14) دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے۔ (ایضاً)

(15) نَماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نَماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔ (عالَمگیری ج۱ ص۹۸)

(16) آپ نَماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا تو آپ کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (عالَمگیری ج۱ ص۹۸)

(17) کافِر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللہُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۸۴)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نماز کے احکام

نماز کے مفسدات:

(1) بات کرنا (2) کسی کو سلام کرنا (3) سلام کا جواب دینا (4) چھینک کا جواب دینا (نماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر الحمد اللہ کہہ لیا تو حرج نہیں اور اگر اُس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے) (5) خوشخبری سن کر جواباً الحمد اللہ کہنا (6) بُری خبر سن اِنّا للہ وَاِنّا اِلَیہِ رٰجِعُون کہنا (7) اذان کا جواب دینا (8) اللہ عزوجل کا نام سن کر جواباً جَلَّ جَلالہ کہنا (9) سرکار مدینہ ﷺ اسم گرامی سن کر جواباً دُرود شریف پڑھنا (اگر جواب کی نیت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی) (10) درد یا مصیبت کی وجہ سے الفاظ آہ اُوہ نکلیں یا رونے میں حرف پیدا ہو گئے تو نماز فاسد ہو گئی (11) مریض کی زبان سے بے اختیار آہ! اُوہ نکلا نماز نہ ٹوٹی جتنے حرف مجبوراً نکلتے ہے معاف ہے (12) پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی ہے مگر قصداً پھونکنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہو گئے تو نماز فاسد ہو گئی (13) کھنکارنے میں جب دو حروف ظاہر ہو جسے اَخ تو مُفسد ہے اگر عذر یا صحیح مقصد ہو تو کوئی مُضائیقہ نہیں (14) مصحف شریف سے یا کسی کاغذ سے یا محراب وغیرہ میں لکھا ہوا دیکھ کر پڑھنے سے (15) اسلامی کتاب یا اسلامی مضمون دوران نماز جان بوجھ کر دیکھنا اور اِرادتاً سمجھنا مکروہ ہے

کلام امیر اہلسنت

مٹتے ہیں جہاں بھر کے آلام مدینے میں

مٹتے ہیں جہاں بھر کے آلام مدینے میں	بگڑے ہوئے بنتے ہیں سب کام مدینے میں
آقا کی عنایت ہے ہر گام مدینے میں	ہوتا نہیں کوئی بھی ناکام مدینے میں
اے حاجیو رو رو کر کہہ دینا سلام ان سے	لے جاؤ غریبوں کا پیغام مدینے میں
آ جاؤ گنہگارو بے خوف چلے آؤ	سرکار کی رحمت تو ہے عام مدینے میں
وہ شافع محشر تو بلوا کے غلاموں کو	دیتے ہیں شفاعت کا انعام مدینے میں
چھیڑو نہ طبیبو تم بیمار مدینہ کو	اس کو تو ملے گا بس آرام مدینے میں
جتنے بھی مبلغ ہیں ہو خاص کرم ان پر	سب آئیں شہنشاہ اسلام مدینے میں
وہ اپنے غلاموں کو شفقت سے پلاتے ہیں	بھر بھر کے مئے الفت کے جام مدینے میں
عطار پہ اب ایسا اے کاش کرم ہو جائے	مکے میں سحر گزرے تو شام مدینے میں

اشارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سبق نمبر8

اچھی بری عادتیں

1	سچا	8	چالاک	15	کنجوس
2	فرمانبردار	9	جھوٹا	16	بے ادب
3	باعمل	10	بے عمل	17	ناراض
4	محنتی	11	سست	18	سادہ
5	عقل مند	12	بے وقوف	19	فیشن
6	دوست	13	مغرور	20	فضول
7	خوش	14	بزدل		

رنگ برنگے مدنی پھول:

عطار کا منظورِ نظر اور محبوب (72مدنی انعامات کے رسالے میں صفحہ نمبر26 اور27 پر وضاحت ہے پڑھ کر سنائیں)

عطار کا منظورِ نظر: امیرِ اہلسنّت (دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ) کاارشاد ہے'جومندرجہ بالا معمولات بجالاکر دوست اورپیارابننے کے ساتھ ساتھ ذیل میں دیئے ہوئے 5مَدَنی کام پابندی سے کرے وہ میرا''منظورِ نظر'' ہے۔

مدینہ1: روزانہ کم ازکم12 بارلکھ کر گفتگو۔

مدینہ2: روزانہ کم ازکم12 باراشارے سے گفتگو۔

مدینہ3: روزانہ کم ازکم12منٹ قفلِ مدینہ کے عینک کااستعمال۔

مدینہ4: (ضروری گفتگوکی نوبت آتی ہوتو)روزانہ کم ازکم12 بارسامنے والے کے چہرے پر نظریں گاڑے بِغیر گفتگو۔

مدینہ5: ہفتے میں کم ازکم ایک رسالہ پڑھے۔(جو روزانہ کم ازکم ایک رسالہ پڑھنے کا معمول بنائے اس سے امیر اہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ بہت خوش ہوتے ہیں)

محبوبِ عطار: امیر اہلسنّت (دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ) کا فرمانِ شفقت نشان ہے کہ جو مندرجۂ بالا تمام معمولات کے ساتھ ساتھ مکمل 72 اور مذکورہ طالبِ علم مکمل92 مَدَنی انعامات کا عامل ہو وہ میرا ''محبوب'' ہے۔

مزاح کرنا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

عاشقِ اعلیٰ حضرت ، امیرِ اَہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی ، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ضیائے دُرود وسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل فرماتے ہیں "جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مجمع الزوائد ج۱۰ ص۲۵۳ رقم الحدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

زبان کی آفات میں سے ایک آفت زیادہ مزاح کرنا بھی ہے یہ اپنی اصل کے اعتبار سے مذموم اور ممنوع ہے البتہ اس کی تھوڑی مقدار ممنوع نہیں۔

تاجدارِ رسالت ، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا : لَا تُمَارِ اَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْہُ یعنی

اپنے بھائی سے جھگڑا کرو نہ اس سے مزاح کرو۔[1]

کون سا مِزاح ممنوع ہے؟

اگر کوئی کہے کہ مِمارات (یعنی جھگڑنے) میں تو ایذا رسانی ہے کیونکہ اس میں مومن بھائی اور دوست کو جھٹلایا جاتا ہے یا اسے جاہل قرار دیا جاتا ہے جبکہ مِزاح تو خوش طَبْعِی کا نام ہے اور اس میں تو خوشی اور دل لگی پائی جاتی ہے تو اسے ممنوع نہیں ہونا چاہئے؟

جواب: جاننا چاہیے کہ مزاح وہ ممنوع ہے جو حد سے زیادہ کیا جائے اور ہمیشہ اسی میں لگا رہا جائے اور جہاں تک ہمیشہ مزاح کرتے رہنے کا تعلّق ہے تو یہ کھیل کود اور دل لگی میں مشغول رہنا ہے اور کھیل کود اگرچہ مباح ہے مگر اس پر ہمیشگی اختیار کرنا قابِل مذمّت ہے۔ رہی مزاح کی زیادتی تو اس سے زیادہ ہنسی پیدا ہوتی ہے اور زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے' بسا اوقات دل میں بُغض و عداوت پیدا ہو جاتا ہے اور ہیبت و وقار بھی ختم ہو جاتا ہے تو جو مزاح ان امور سے خالی ہو وہ قابل مذمت نہیں ہے۔ جیسا کہ مروی ہے کہ نبیِّ پاک' صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اِنِّی لَاَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا** یعنی بے شک میں مزاح کرتا ہوں لیکن میں حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔[2] لیکن یہ آپ ہی کی شان تھی کہ مزاح بھی فرماتے اور جھوٹ بھی نہ ہوتا جبکہ دیگر لوگ جب مزاح شروع کرتے ہیں تو ان کا مقصد لوگوں کو ہنسانا ہوتا ہے خواہ کیسے بھی ہو۔ حالانکہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: آدمی اپنے ہم نشینوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کہتا ہے تو اس کے سبب نارِ جَہَنَّم میں ثُریا (ستارے کے فاصلے) سے بھی دور جا گرتا ہے۔[3]

1...سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المراء، ۳/ ۴۰۰، حدیث: ۲۰۰۲

2...سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المزاح، ۳/ ۳۹۹، حدیث: ۱۹۹۷

3...موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/ ۶۹، حدیث: ۷۱

مِزاح کا نقصان:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "جو زیادہ ہنستا ہے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے اور جو مزاح کرتا ہے لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے، جو کسی کام کو کثرت سے کرتا ہے وہ اسی کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے، جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غَلَطِیاں کرتا ہے اور جس کی غلطیاں زیادہ ہو جائیں اس کی حَیا کم ہو جاتی ہے اور جس کی حیا کم ہو جائے اس کی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے اور جس کی پرہیزگاری کم ہو جائے اس کا دل مر جاتا ہے۔"

ہنسنا غفلت کی علامت ہے:

علاوہ ازیں ہنسنا آخرت سے غفلت پر دلالت کرتا ہے۔ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا یعنی اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ [4]

طویل عرصے تک نہ ہنسنے والے بُزرگانِ دِین:

ایک شخص نے اپنے دینی بھائی (کو ہنستے ہوئے دیکھا تو اس) سے پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم دوزخ سے گزرو گے؟ اس نے کہا: ہاں! اس نے پوچھا: کیا یہ بھی معلوم ہے کہ تم اس سے نکل جاؤ گے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو اس شخص نے کہا: پھر کس بات پر ہنستے ہو؟

کہا گیا ہے کہ اس کے بعد مرتے دم تک اسے ہنستا ہوا نہیں دیکھا گیا۔

حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی 30 سال تک نہیں ہنسے۔

4... بخاری، کتاب التفسیر، باب لا تسألوا عن اشیاء... الخ، ۳/ ۲۱۸، حدیث: ۴۶۲۱

منقول ہے کہ حضرت سیّدُنا عطاء سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی 40سال تک نہیں ہنسے۔

کیا یہ خائفین کا فعل ہے؟

حضرت سیّدُنا وُہَیْب بن وَرْد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد نے عید الفطر کے دن کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اگر ان لوگوں کی مغفرت ہو گئی ہے تو کیا یہ شکر کرنے والوں کا کام ہے اور اگر ان کی بخشش نہیں ہوئی تو کیا یہ خائفین (یعنی ڈرنے والوں) کا فعل ہے۔

حضرت سیّدُنا عبداللہ بن ابو یعلیٰ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَعْلٰی فرمایا کرتے: تم ہنس رہے ہو اور ہو سکتا ہے تمہارے کفن تیار ہو چکے ہوں[5]۔

روتے ہوئے جہنم میں داخلہ:

حضرت سیّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جو ہنستا ہوا گناہ کرتا ہے وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہو گا۔

حضرت سیّدُنا محمد بن واسع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ النَّافِع فرماتے ہیں: جب تم جنت میں کسی کو روتا ہوا دیکھو گے تو کیا تمہیں اس کے رونے سے تعجُّب نہیں ہو گا؟ عرض کی گئی: ضرور ہو گا۔ ارشاد فرمایا: تو جو دنیا میں ہنستا ہے لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا ٹھکانا کیا ہے تو اس شخص پر اس سے بھی زیادہ تعجب ہے۔

مذموم اور محمود ہنسی:

یہ گفتگو ہنسنے کی آفت کے متعلّق تھی اور ہنسنے کی مذموم صورت یہ ہے کہ انسان ہنستا ہی رہے اور قابلِ تعریف صورت تَبَسُّم ہے کہ جس میں دانت ظاہر ہوتے ہیں اور آواز نہیں سنائی دیتی اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ

5...علامہ سیّد محمد بن محمد حسینی مرتضٰی زَبیدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''احیاء کے تمام نسخوں میں یہ قول عبد اللہ بن ابو یعلیٰ سے منقول ہے جبکہ مجھے ان کا تذکرہ نہیں ملا اور امام سخاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی کی مقاصد میں ہے: قال عبد اللّٰہ بن ثعلبہ، لہٰذا غور کر لو۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۲۲۱)'' اور خود حضرت سیّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے ''بَیَانُ السَّبَبِ فِیْ طُوْلِ الْاَمَلِ وَعِلَاجِہ'' میں یہ فرمان عبد اللہ بن ثعلبہ سے نقل کیا ہے۔

تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہنسنا بھی ایسا ہی تھا (یعنی آپ تبسم فرماتے)۔ [6]

سرکش اونٹنی:

حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے غلام حضرت سیِّدُنا قاسم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں: ایک اعرابی سرکش اونٹنی پر سوار ہو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، سلام کرنے کے بعد جب بھی وہ کچھ پوچھنے کے لئے آپ سے قریب ہونے لگتا تو وہ اسے لے کر بھاگ کھڑی ہوتی، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان یہ دیکھ کر ہنسنے لگتے، اونٹنی نے یہ فعل (تین) مرتبہ کیا پھر بالآخر اسے سر کے بل گرا کر مار دیا۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اونٹنی نے اعرابی کو گرا کر ہلاک کر دیا ہے۔ ارشاد فرمایا: ہاں! اور تمہارے منہ اس کے خون سے بھرے ہوئے ہیں۔

جب مِزاح اس حد تک پہنچ جائے کہ اس سے وقار جاتا رہے تو یہ وہی مزاح ہے جس کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں: جو مزاح کرتا ہے وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔

بچوں سے مزاح نہ کرو:

حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنۡکَدِر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَحَد فرماتے ہیں: میری والِدہ مُحۡتَرمہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! بچوں سے مِزاح نہ کرنا، ورنہ ان کی نظروں میں تمہاری عزت کم ہو جائے گی۔

مزاح کینہ پیدا کرتا ہے:

حضرت سیِّدُنا سعید بن عاص رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹا کسی شریف سے مزاح نہ کرنا کہ تمہارے خلاف اس کے دل میں کینہ پیدا ہو جائے گا اور نہ کسی گھٹیا آدمی سے مزاح کرنا کہ وہ تم پر جرأت کرے گا۔

6... الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۳۷، حدیث:۲۱۸

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور مزاح کرنے سے بچو کیونکہ اس سے کینہ پیدا ہوتا ہے نیز یہ بدکلامی کی طرف لے جاتا ہے 'قرآنِ کریم کے فرامین بیان کرو اور اس کے لئے مجلس منعقد کروا گر اکتا جاؤ تو نیک لوگوں کا تذکرہ کیا کرو۔

مِزاح کو مِزاح کہنے کی وجہ:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مزاح کا نام مزاح کیوں رکھا گیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: مزاح کو مزاح اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مزاح کرنے والے کو حق سے دور کر دیتا ہے (کیونکہ مزاح زَوحٌ سے بنا ہے اور زَوحٌ کا معنی ہے دور کرنا' الگ کرنا)۔ کہا جاتا ہے کہ ہر چیز کا بیج ہوتا ہے اور عداوت و دشمنی کا بیج مزاح ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مزاح عقل کو چھین لیتا اور دوستوں کو جدا کر دیتا ہے۔

مزاح کے جائز ہونے کی شرطیں:

سوال: اگر تم کہو کہ حضور نبیّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے تو مزاح منقول ہے تو یہ ممنوع کیسے ہو سکتا ہے؟

جواب: میں کہتا ہوں اگر تمہیں اس بات پر قدرت ہو جس پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن قادر تھے کہ تم مزاح میں صرف حق بات کہو' کسی کے دل کو اذیت نہ پہنچاؤ' مزاح میں حد سے نہ بڑھو اور کبھی کبھار کرو تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں۔ لیکن یہ بہت بڑی غَلَطی ہے کہ کوئی شخص مزاح کو پیشہ بنالے' اس میں ہمیشگی اختیار کرے اور مزاح کرنے میں حد سے بڑھ جائے پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک فعل سے دلیل پکڑے۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دن بھر حبشیوں کے ساتھ رہے 'انہیں اور ان کے رقص کو دیکھتا رہے اور اس بات سے دلیل

پکڑے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو عید کے دن حبشیوں کا رقص دیکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔[7] حالانکہ یہ خطا ہے کیونکہ بعض صغیرہ گناہ اِصرار سے کبیرہ ہو جاتے ہیں اور بعض مُباح کام اِصرار سے صغیرہ گناہ بن جاتے ہیں، لٰہذا اس سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مزاح:

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں اگرچہ تم سے مزاح کرتا ہوں لیکن حق بات کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ [8]

حضرت سیِّدُنا عطاء بن ابی رَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مزاح فرماتے تھے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس نے پوچھا: آپ کا مزاح کیسا ہوتا تھا؟ فرمایا: آپ کا مزاح اس طرح ہوتا تھا کہ ایک دن آپ نے ایک زوجہ مُطَہَّرہ کو ایک بڑا کپڑا عطا کیا اور ارشاد فرمایا: اسے پہن لو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو اور اس کے دامن کو دُلہن کے دامن کی طرح گھسیٹو۔ [9]

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر اپنی ازواج کے ساتھ خوش طبع تھے۔ [10]

7...مسلم کتاب صلاۃ العیدین، باب الرخصۃ فی اللعب... الخ، ص ۴۴۲، حدیث: ۸۹۲

8...سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المزاح، ۳/ ۳۹۹، حدیث: ۱۹۹۷

9...تاریخ مدینۃ دمشق، السیرۃ النبویۃ، باب ماحفظ من مزاجہ... الخ، ۴/ ۴۱، حدیث: ۸۴۹

10...فیض القدیر، ۵/ ۲۲۹، تحت الحدیث: ۶۸۶۵...... تاریخ مدینہ دمشق، باب ماحفظ من مزاجہ... الخ، ۴/ ۳۷

مروی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت زیادہ تَبَسُّم فرماتے تھے۔[11]

جنت میں کوئی بڑھیا داخل نہیں ہوگی:

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ایک بوڑھی عورت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: "جنت میں کوئی بوڑھی داخل نہیں ہو گی۔" یہ سن کر وہ رونے لگی تو آپ نے ارشاد فرمایا: "تم اس دن بوڑھی نہیں ہو گی۔[12] اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءًۙ(۳۵) فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًاۙ(۳۶) (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۵، ۳۶)

ترجمۂ کنز الایمان: بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انہیں بنایا کواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں۔

آنکھ کی سفیدی:

حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میرے خاوند آپ کو بلاتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: کون؟ وہی جس کی آنکھ میں سفیدی ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! ان کی آنکھ میں کوئی سفیدی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس کی آنکھ میں سفیدی ہے۔ انہوں نے عرض کی: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! ان کی آنکھ میں کوئی سفیدی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا: کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کی آنکھ میں سفیدی نہ ہو۔[13]

11... الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۳۶، حدیث: ۲۱۷

12... الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی صفۃ مزاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۴۳، حدیث: ۲۳۰

13... سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب صفاتہ المعنویۃ، الباب الثانی والعشرون فی مزاحہ، ۷/ ۱۱۴

اس سے آپ کی مراد وہ سفیدی تھی جو آنکھ کے سیاہ حلقے کو گھیرے ہوتی ہے۔

اونٹ کا بچہ:

مروی ہے کہ ایک عورت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے سواری کیلئے اونٹ عطا فرمائیں؟ ارشاد فرمایا: ہم تمہیں اونٹ کے بچے پر سوار کریں گے۔ اس نے عرض کی: میں اس کا کیا کروں گی وہ تو مجھے نہیں اٹھا سکے گا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ، اونٹ ہی کا تو بچہ ہوتا ہے۔[14]

نُغَیر کا کیا حال ہے؟

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابوطَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایک بیٹے تھے جنہیں ابو عُمَیْر کہا جاتا تھا، حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے گھر تشریف لے جاتے اور (بچے کے ساتھ مزاح کرتے ہوئے) فرماتے: یَا اَبَا عُمَیْرُ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی اے ابو عُمَیر! نُغَیر کا کیا حال ہے؟[15] نُغَیر چڑیا کا بچہ تھا جس سے ابو عُمَیر کھیلا کرتے تھے۔

دوڑ کا مقابلہ:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں غزوۂ بَدر میں سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گئی، آپ نے ارشاد فرمایا: آؤ میں تم سے دوڑ کا مقابلہ کرتا ہوں، چنانچہ میں نے اپنا دوپٹہ مضبوطی سے اپنے پیٹ پر باندھ لیا پھر ہم نے ایک لکیر کھینچی، اس پر کھڑے ہوئے اور

14...سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ما جاء فی المزاح، ۴/ ۳۸۹، حدیث: ۴۹۹۸ بتغیر

سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب صفاتہ المعنویۃ، الباب الثانی والعشرون فی مزاحہ، ۷/ ۱۱۴

15...الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ما جاء فی صفۃ مزاح رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ص ۱۴۱، حدیث: ۲۲۶

دوڑ لگادی تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے' آپ نے فرمایا: یہ ذُوالمَجاز کا بدلہ ہے۔[16] (ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں) ذُوالمَجاز کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک دن آپ تشریف لائے اور ہم مقام ذوالمجاز میں تھے' میں اس وقت کم سن تھی اور میرے والد نے مجھے کوئی چیز بھیجی تھی' آپ نے ارشاد فرمایا: یہ مجھے دے دو' میں نے انکار کیا اور دوڑ پڑی' آپ بھی میرے پیچھے دوڑے لیکن مجھے پکڑ نہیں سکے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا مزید فرماتی ہیں: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں آپ سے نکل گئی پھر جب میں فَربہ ہو گئی اور آپ نے مجھ سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو آپ جیت گئے اور ارشاد فرمایا: یہ اس کا بدلہ ہے۔[17]

تھوڑا سا کھانا چہرے پر مل دیا:

اُمُّ الْمؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ہاں تشریف فرما تھے اور حضرت سَودہ بنْتِ زَمعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا بھی موجود تھیں۔ میں خزیرہ (آٹے اور گوشت سے تیار ایک قسم کا کھانا) بنا کر لائی اور حضرت سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے کہا: کھائیں' انہوں نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ میں نے کہا: بخدا! کھاؤ ورنہ میں اسے تمہارے چہرے پر مَل دوں گی۔ انہوں نے کہا: میں اسے نہیں چکھوں گی' لہٰذا میں نے پلیٹ سے تھوڑا سا لے کر ان کے چہرے پر مل دیا حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے' آپ نے اپنے گھٹنوں کو نیچے کر لیا تاکہ وہ بھی مجھ سے بدلہ لے سکیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی پلیٹ میں سے لیا اور

16...المنتخب من کتاب ازواج النبی، قصة تزوج عائشة رضی اللّٰہ عنها، ص ۹

17...سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی السبق علی الرجل، ۳/ ۴۲، حدیث: ۲۵۷۸

میرے چہرے پر مل دیا۔ یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرانے لگے۔[18]

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسکرا دیئے:

مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ضَحاک بن سُفیانِ کِلابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پست قد تھے اور شکل و صورت بھی خوبصورت نہ تھی۔ جب حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بیعت فرمایا تو انہوں نے عرض کی: میری دو بیویاں ہیں جو اس حُمَیراء (یعنی حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے بہتر ہیں۔ کیا میں ان میں سے ایک کو طلاق نہ دے دوں تاکہ آپ اس سے نکاح کر لیں؟ یہ واقعہ چونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا تھا، لہٰذا اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ساتھ ہی بیٹھیں یہ گفتگو سن رہی تھیں آپ نے پوچھا: وہ زیادہ خوبصورت ہیں یا تم؟ انہوں نے کہا: میں ان سے کہیں زیادہ حسین و جمیل ہوں۔ سیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اس سوال پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرا دیئے۔[19]

بچے پر شفقت:

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدُنا امامِ حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے زبان مبارک باہر نکال رہے تھے اور وہ خوش ہو کر آپ کی طرف لپک رہے تھے تو حضرت سیِّدُنا عُیَینَہ بن حِصْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: میرا بیٹا ہوا اس کی شادی ہو گئی اور اس کے داڑھی بھی نکل آئی لیکن میں نے اسے کبھی نہیں چوما۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔[20]

18...المسند لابی یعلی، مسند عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۴/۸۸، حدیث: ۴۴۵۹

19...رواہ الزبیر بن بکار فی کتاب الفکاھۃ والمزح (اتحاف السادۃ المتقین، ۹/۲۲۸)

20...المسند لابی یعلی، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ۵/۲۴۲، حدیث: ۵۸۶۶ بتغیر

حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اکثر خوش طبعیاں عورتوں اور بچوں کے ساتھ منقول ہیں۔ جس کی وجہ ان کے دلوں کی کمزوری کو دور کرنا تھا محض دل لگی مقصود نہ تھی۔

آنکھ کا درد اور کھجور کھانا؟

حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھ دکھ رہی تھی اور وہ کھجور کھا رہے تھے تو حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری آنکھ دکھ رہی ہے اور تم کھجور کھا رہے ہو؟ عرض کی: یارسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دوسری طرف سے کھا رہا ہوں۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے جواب پر مسکرا دیئے۔ راوی فرماتے ہیں: اتنا مسکرائے کہ میں نے آپ کی مبارک داڑھوں کو دیکھ لیا۔[21]

سرکش اونٹ:

مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا خَوَّات بن جُبیر انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مکہ مکرَّمہ کے راستے میں بنی کَعب کی عورتوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہاں سے گزر ہوا تو ارشاد فرمایا: اے ابو عبداللہ! تمہیں عورتوں سے کیا کام ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ میرے سرکش اونٹ کے لئے رسی کو بل دے کر مضبوط کر رہی ہیں۔ راوی فرماتے ہیں: آپ اپنی حاجت کے لئے تشریف لے گئے، جب واپس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: اے ابو عبداللہ! کیا ابھی تک اس اونٹ نے سرکشی نہیں چھوڑی؟ فرماتے ہیں: میں شرم کے مارے خاموش رہا، اس کے بعد میں جب بھی آپ کو دیکھتا تو شرم کی وجہ سے بھاگ جاتا اور مدینہ میں آنے کے بعد ایک دن آپ نے مجھے مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میرے پاس بیٹھ گئے میں نے نماز کو طویل کر دیا۔ ارشاد فرمایا: طویل نہ کرو ہم تمہارے منتظر ہیں

21...سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الحمیۃ، ۴/۹۱، حدیث: ۳۴۴۳

۔جب میں نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: اے ابو عبداللہ! کیا ابھی تک اس اونٹ نے سرکشی نہیں چھوڑی؟ میں شرم کے سبب خاموش رہا، آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے بعد میں(حَسْبِ سابِق) آپ سے بھاگتا رہا حتّٰی کہ آپ مجھ سے اس حال میں ملے کہ آپ دراز گوش پر سوار تھے اور آپ نے دونوں پاؤں ایک طرف کئے ہوئے تھے اور ارشاد فرمایا: اے ابو عبداللہ! کیا ابھی تک اس اونٹ نے سرکشی نہیں چھوڑی؟ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب سے میں اسلام لایا ہوں اونٹ نے سرکشی نہیں کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر اور دعا دی: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! ابو عبداللہ! کو ہدایت عطا فرما۔[22] راوی فرماتے ہیں: چنانچہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے انہیں حُسْنِ اِسلام اور ہدایت سے نوازا۔

ایک انصاری اور محبت رسول:

ایک اَنصاری بہت مِزاح فرماتے اور مدینہ مُنَوَّرہ میں شراب نوشی کر لیا کرتے تھے جس کی وجہ سے انہیں بارگاہ رسالت میں لایا جاتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں اپنی نعل پاک سے مارتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی حکم دیتے کہ وہ اپنے جوتوں سے انہیں ماریں۔ جب ان کی شراب نوشی کی عادتِ بڑھ گئی تو ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں کہا: تجھ پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی لعنت ہو۔ حضور نبیّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سنا تو ارشاد فرمایا: ایسا نہ کہو کیونکہ یہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

مدینے میں جب کوئی عمدہ چیز آتی تو یہی انصاری اس میں سے کچھ خرید کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کر دیتے اور عرض کرتے: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میں نے آپ کے

22...المعجم الکبیر، ۴/ ۲۰۳، حدیث: ۴۱۴۶ بتغیر

لئے خریدی ہے اور اسے آپ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔جب بیچنے والا پیسے مانگتا تو یہ انصاری اسے بارگاہِ رسالت میں لے کر آتے اور عرض کرتے : یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !اسے اپنے سامان کی قیمتِ عطا کر دیجئے۔آپ فِرماتے : کیا تم نے ہمیں یہ چیز تحفے میں نہیں دی؟ تو عرض کرتے : یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میرے پاس پیسے نہیں تھے اور مجھے یہ پسند تھا کہ آپ اس میں سے تناول فرمائیں تو آپ مسکرا دیتے اور چیز کے مالک کو پیسے دینے کا حکم فرماتے۔ [23]

تو اس قسم کی خوش طبعی کبھی کبھار مُباح ہے اور اس پر ہمیشگی مذموم دل لگی ہے جو دل کو مردہ کر دینے والی ہنسی کا سبب ہے۔

اللہ تعالی ہمیں قہقہہ سے بچتے ہوئے سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سنت مسکرانے کی توفیق عطافرمائے۔آمین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسکراہٹ کا ذہن بنانے کیلئے آیئے مسکراہٹ کے کچھ طبّی فوائد سنتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسکرات کے مدنی پھول

مسکرانے کے حیرت انگیز طبی فوائد

٭انسانی چہرے میں اس کے اوپر دو سو پوائنٹ یا دو سو angles ایسے ہوتے ہیں جس سے مختلف ایکسپیریشن کا جذبات کا اظہار ہوتا ہے غصہ ، غم ، افسردگی ، شرمندگی وغیرہ وغیرہ۔تو یہ دو سو پوائنٹس مل کر چہر

23...الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، حرف النون، الرقم : ۸۸۱۱، النعیمان بن عمرو، ۶/۳۶۶

ے کے اوپر مختلف تاثرات دیتے ہیں۔

٭مسکراہت ایک واحد فعل ہے چہرے کیلئے کہ جس کیوجہ سے یہ دو کے دو سو پوائنٹس حرکت میں آجاتے ہیں اور جو مسکرانے کا عادی نہیں ہوتا تو اس کا چہرہ ایکسپیریشن لیس ہو جاتا ہے یعنی جذبات سے عاری ہو جاتا ہے یوں سمجھ لیں کہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے

٭اللہ عزوجل نے بیماریوں سے لڑائی کا جو سسٹم رکھا ہے جسم کے اندر، مسکرانے سے اس کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے'

٭ٹینشن کو ریلیف کرنے میں مسکراہت اہم کردار ادا کرتی ہے بلڈ پریشر لو کر دیتی ہے۔

٭ایک یونانی طب کی کتاب میں ہے دمہ کو کہ ایک ڈھیٹ مرض ہے کہ کہتے ہیں کہ یہ قبر تک ساتھ جاتا ہے تو مسکراہٹ کو دمہ کا بھی ایک علاج قرار دیا گیا ہے۔

٭ایمپیوریو فائن نامی ایک ہار مونز جسم سے نکلتا ہے کوئی شخص مسکراتا ہے تو وہ نکلتا ہے تو یہ سمجھیں کہ یہ نیچرل پین کلر ہے۔

٭ایک ریسرچ ہے کہ ایک مسکراہٹ دو ہزار چاکلیٹ بات سے زیادہ سٹر یمیلشن دیتی ہے۔

٭اور سب سے بڑی بات یہ کہ پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرمایا کرتے تھے۔

٭حضرت عبد اللہ بن حرث فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو مسکراتے نہیں دیکھا۔

٭حضرت جریر رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں روکا یعنی کو مانگا وہ عطا کیا اور جب بھی مجھے دیکھا تو تبسم فرماتے ہی دیکھا۔

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑے　　　　اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

٭روایت میں ہے کہ مومن کو دیکھ کر مسکرانا صدقہ ہے۔

٭ذرا سوچئے اگر آپ کے گھر میں ہر ایک مسکرا مسکرا کر مل رہا ہو آپ باہر جا رہے ہوں' محلے میں مسکرا ہٹوں کا ذرا سوچئے اگر آپ کے گھر میں ہر ایک مسکرا مسکرا کر مل رہا ہو آپ باہر جا رہے ہوں' محلے میں مسکراہٹوں کا تبادلہ ہو رہا ہو مسجد میں مسکراہٹوں کا تبادلہ ہو رہا ہو تو آپ کے اندار کا موسم اور باہر کا موسم کتنا پیارا ہو جائے گا مسکرایئے مگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ۔۔ ہر طرف محبت بھری فضا ہو جائے گی اگر ہر طرف مسکراہٹوں کا تبادلہ ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تصورمرشد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"شَجَرَہ" کے چار حُروف کی نسبت سے 4 مَدَنی پھول

پہلا مَدَنی پھول رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم تک، اپنے اتّصال (یعنی سلسلے کے ملنے) کی سَنَد کا حفظ، (یقیناً سعادت)۔

یعنی مرید کو جب یہ یاد رہے گا، کہ میں نے جس مرشِد کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے، ان کا سلسلہ اِن مشائخِ عُظام سے ہوتا ہوا نبیِ کریم رئوف الرحیم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم تک پہنچتا ہے، تو اس کے دل میں " اپنے مشائخ" کی مَحبت مزید جاں گزیں ہو گی۔ کیونکہ اپنے پیر و مرشِد اور سلسلے کے مشائخ کرام رحمھم اللہ کی مَحبت ہی کامیابی کی اصل ہے۔

مرشِدِ کامل سے مَحبت کا صَدَقہ

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں! کہ میرے والدِ بُزُرگوار، (مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ) کے شاگرد، بَرَکات اَحمد صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) میرے پیر بھائی بھی تھے۔ اور حضرت پیرو مرشِد (سَیّدی آل رسول علیہ الرحمۃ) پر مرمٹنے والے تھے۔ایسا کم ہی ہوا ہوگا، کہ وہ اپنے پیرو مرشِد (سَیِّدی آلِ رسول علیہ الرحمۃ) کا نام مبارک لیتے ہوں، اور ان کی آنکھوں سے آنسوں نہ بہیں۔(پیرو مرشِد سے ایسی مَحبت کا ایسا صدقہ ملا) کہ جب ان کا انتقال ہوا، اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا تو اَلْحَمْدُ للہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بلا مبالغہ وہاں وہ خوشبو مَحسوس ہوئی، جو پہلی بار روضہ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قریب پائی تھی۔

ان (یعنی بَرَکات اَحمد صاحب رحمۃاللہ علیہ) کے انتقال کے دن، مولوی سَیِّد امیر اَحمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ خواب میں نبیِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرّف ہوئے، دیکھا کہ پیارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں۔ عرض کی! یارَسُولَ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ فرمایا! بَرَکات اَحمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔

اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں! یہ وہی نامِ اَحمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی برکتیں تھیں۔ جو انہیں، (یعنی بَرَکات اَحمد صاحب رَحمۃ اللہ علیہ کو) اپنے پیرو مرشِد سے مَحبت کرنے کے سبب حاصل ہوئیں۔ (ملفوظات شریف، حصہ دوم، ص ۱۷۳)

دوسرا مَدَنی پھول صالحین کا ذِکر مُوجِبِ رَحمت (یعنی رَحمت کے نازل ہونے کا سبب) ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ "نیک لوگوں کا ذکر معصیت (یعنی گناہوں) کو دھوتا ہے۔" ایک اور روایت میں ہے کہ نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت (اللہ تعالیٰ) کی رَحمت نازل ہوتی ہے۔
(کشف الخفاء، ج ۲،ص ۶۵)

عارِف باللہ سَیِّد عبدالواحد بلگرامی سبع سنابل میں فرماتے ہیں مشائخِ کرام رحمھم اللہ کا ذکر سچے مریدوں کے ایمان کو تازہ کرتا ہے اور ان کے واقعات، مریدین کے ایمان پر تجلیاں ڈالتے ہیں۔
شَیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اخبار الاخیار کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کا تذکرہ باعثِ رَحمت، قُربِ الٰہی ہے۔(اخبار الاخیار، ص ۶)

تیسرا مَدَنی پھول نام بنام اپنے آقایانِ نعمت (یعنی سلسلے کے مشائخ کرام رحمھم اللہ) کو ایصالِ ثواب، کہ ان کی بارگاہ سے مُوجِبِ نظرِ عنایت (یعنی نظر کرم ہونے کا سبب) ہے۔
جب مرید شَجَرَۂ عالیہ پابندی سے پڑھتا ہے۔ اور سلسلے کے بُزُرگوں کی ارواح مقدسہ کو ایصالِ ثواب بھی کرتا ہے۔ تو اس سے ان بُزُرگوں کی ارواح مقدسہ خوش ہوتی ہیں ۔ اور ایصال ثواب کرنے والے مرید پر خُصوصی نظرِ عنایت کی جاتی ہے۔ جس سے مرید کو دینی و دنیوی بیشمار بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں اور فائدہ ملتا ہے۔
چوتھا مَدَنی پھول جب یہ (یعنی شَجَرَہ عالیہ پڑھنے والا) اوقاتِ سلامت (یعنی راحت) میں ان کا (یعنی اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمھم اللہ کا)، نام لیوا رہے گا۔ تو وہ اوقاتِ مصیبت (یعنی کسی بھی پریشانی

اور مشکل کے وقت) ،اسکے دستگیر ہونگے۔ (یعنی اسکی مدد فرمائیں گے)

سرکارِ مدینہ ،سرور ،قلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ! "آرام کی حالت میں خدا عَزَّوَجَلَّ کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہچانے گا۔" (یعنی تیرے لئے آسانی فراہم کرے گا) (الجامع الصغیر مع فیض القدیر ،حرف التاء ،رقم ۳۳۱۷ ،ج ۳ ص ۳۳۱)

مزید یہ کہ ! شَجَرہ شریف میں دیئے ہوئے ضَروری "اَوراد "وظائف اور مخصوص ہدایات پڑھنے سے مرید کو اپنا وہ عہد بھی یاد رہے گا ،جو اس نے مرشِدِ کامل کے ہاتھ پہ ہاتھ دے کر کیا تھا ،نیز "اَوراد " وظائف پڑھنے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دین و دنیا کی بے شمار بَرَکتیں بھی حاصل ہونگی۔ اجازتِ مرشِد "اَوراد و وظائف" پڑھنے کیلئے ضَروری ہے ،کہ مرید صرف اپنے مرشِدِ کامل کے دیئے ہوئے اوراد و وظائف میں ہی مشغول رہے۔ دیگر کتابوں میں سے لئے ہوئے یا کسی اور کی طرف سے ملنے والے وظائف کو تَرک کردے ،اور کوشش کرے کہ بِغیر اجازتِ مرشِد کسی وِرْد یا وظیفے میں مشغول نہ ہو۔ کیونکہ بِغیر اجازتِ مرشِد کسی وِرْد یا وظیفے میں مشغولیت ،مشائخ کرام رحمھم اللہ کے نزدیک طریقت میں ناقابلِ تلافی نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔

ضَروری احتیاط الشَّیخ ابوالمواہب سَیِّدنا امام عبدالوہاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی اپنی مشہور زمانہ تصنیف الانوارُ القدسیہ فی معرفۃ قواعد الصوفیہ میں ارشاد فرماتے ہیں! کہ مرید کو لائق نہیں ،کہ وہ اپنے مرشِد کی اجازت کے بِغیر کسی وظیفے میں مشغول ہو۔ بلکہ مرشِد کو جائز ہے ،کہ وہ اپنے مرید کو ایک وظیفے کے تَرک کرنے اور ایک دوسرے وظیفہ کے اختیار کرنے کا حُکم فرمائے۔ جب مرشِد

مرید کو کسی وظیفہ کے ترک کرنے کا حکم فرمائے ' تو اس کو چاہیئے کہ فوراً ہی حکم مرشِد کی تعمیل کرے۔ مرید کو اپنے دل میں کوئی اعتراض لانا بھی جائز نہیں۔ مثلاً دل میں یوں کہے کہ وہ وظیفہ تو اچھا تھا' مرشِد نے مجھے اس سے کیوں روکا۔(ان ہی وُجوہات کی بناء پر مرید ترقی نہیں کر پاتا)

ممانعَت کی حکمت بسا اوقات مرشِد کسی وظیفہ میں مرید کا نقصان دیکھتا ہے۔ مثلاً اس وظیفہ سے مرید کے اخلاص کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

اسی طرح بہت سے اعمال' ایسے ہوتے ہیں جو عند الشرع افضَل ہوتے ہیں لیکن جب ان میں نفس کا کوئی عَمَل دخل ہو تو وہ عَمَل مَفضُول (یعنی کم درجہ والے) ہو جاتے ہیں اور مرید کو ان چیزوں کا پتا بھی نہیں چلتا۔

لہٰذا مرید کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت حکم کی تعمیل ہی کرتا رہے اور اپنے آپ کو وسوسوں کے آنے' اور شبہات کے پیدا ہونے سے بچائے (انوار القدسیہ)

اجازت کی بَرَکت کسی بھی وِرد یا وظیفے کی کامل بَرَکتیں حاصل کرنے اور اس میں حقیقی کامیابی کے لئے اَوراد و وظائف کی مرشِدِ کامل سے اجازت بہت فائدہ دیتی ہے۔ اور ان کی اجازت کے تحت پڑھے جانے والے "اَوراد و "وظائف کے ذریعے ظاہر ہونے والے فُیوض و بَرَکات کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

مَدَنی حکمت وظائف کی اجازت میں ایک حکمت یہ بھی ہے۔ کہ مرشِدِ پاک اپنے عطا کردہ "اَوراد و وظائف" سے متعلق' تمام ظاہر و باطنی امور کی تعلیم دینے کے علاوہ مکمل توجہ بھی

فرمائیں۔ یہ باطنی توجہ ''اَوراد و وظائف'' میں کیمیا کا اثر رکھتی ہے۔

رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ بعض اوقات لوگ کسی ولیِ کامل سے عرض کرتے ہیں کہ فلاں مشکل درپیش ہے تو ولیِ کامل الہام الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے بتاتے ہیں کہ فلاں وظیفہ پڑھو یا فلاں کام کرو (مثلاً مَدَنی انعامات کا فارم ہر ماہ پر کرکے جمع کرائیں یا مَدَنی قافلے کے ذریعے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کریں) ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کام ہو جائے گا۔ تو اس وظیفے (یا بتائے ہوئے کام سے ظاہر ہونے والی) بَرَکت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ان ولیِ کامل کی ہی ہوتی ہے۔ لٰہذا اپنے پیر و مرشِد کے پسندیدہ اُمور کے تَحت اپنا معمول رکھنے میں ہی دنیا اور آخِرت کی بہتری ہے۔

منقبت:

حال بے حال ہے میرا مرشد

حال بے حال ہے میرا مرشد	بندہ مشکل میں ہے ترا مرشد
اس سے پہلے بھی تو سنبھالا ہے	پھر سہارا ہو میں گرا مرشد
میں بھی نظریں جھکالوں کم بولوں	بد نگاہی سے جاں چھڑا مرشد
ترے جتنے ہیں اور ہونگے جو	ان سبھی سے ہوں میں برا مرشد
میں برا ہوں مگر یہ ڈھارس ہے	جیسا ہوں میں ہوں ترا مرشد
آخری وقت ہے مگر پھر بھی	زور عصیاں کا ہے بڑھا مرشد
تری شفقت کہ مجھے سا گندا بھی	ترے قدموں میں ہے ترا مرشد